Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۶/۶۱	۸ رجب ۱۳۹۲ھ ، ۱۹ ظہور ۱۳۵۱ ہش ، ۱۹ اگست ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۸۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا وُہ اکسیر ہے جو ایک مُشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے

وُہ ایک پانی ہے جو اندرُونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے

"دُعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنے صفات میں تبدیلی کرتا ہے۔ اور اس کے صفات غیر متبدّل ہیں۔ مگر تبدیلی یافتہ کیلئے اس کی ایک الگ تجلّی ہے جس کو دُنیا نہیں جانتی۔ گویا وُہ اور خُدا ہے۔ حالانکہ اور کوئی خُدا نہیں۔ مگر نئی تجلّی نئے رنگ میں اُس کو ظاہر کرتی ہے۔ تب اس خاص تجلّی کی شان میں اس تبدیل یافتہ کیلئے وہ کام کرتا ہے جو دُوسروں کیلئے نہیں کرتا۔ یہی وُہ خوارق ہے۔

غرض دُعا وُہ اکسیر ہے جو ایک مُشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وُہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اُس دُعا کے ساتھ رُوح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہ کر آستانہ، حضرتِ احدیت پر گرتی ہے وُہ خُدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اُسی کی ظلّ وہ نماز ہے جو اِسلام نے سکھائی ہے۔ اور رُوح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وُہ خُدا کے لئے ہر ایک مصیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے۔ اور اُس کا رکوع یعنی جُھکنا یہ ہے کہ وُہ تمام محبّتوں اور تعلّقوں کو چھوڑ کر خُدا کی طرف جُھک آتی ہے اور خُدا کے لئے ہو جاتی ہے اور اُس کا سجدہ یہ ہے کہ وُہ خُدا کے آستانہ پر گر کر اپنے تئیں بکلّی کھو دیتی ہے اور اپنے نقش وجود کو مٹا دیتی ہے۔ یہی نماز ہے جو خُدا کو مِلاتی ہے۔"

(لیکچر اسلام صفحہ ۲۷، ۲۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۱۸ ماہ ظہور۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و عافیت کے لئے دُعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ - ۱۸ ماہ ظہور۔ حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی لاہور سے ربوہ واپس تشریف لے آئی ہیں۔ آپ کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب کرام آپ کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم خواجہ منیر الدین صاحب کو لنڈن میں دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچے کا نام ناصر الدین تجویز فرمایا ہے نومولود خاکسار کا پوتا اور محترم عبدالکریم صاحب بٹ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

قمر الدین مولوی فاضل انسپکٹر اصلاح وارشاد ربوہ

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان و سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ درد گردہ کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ اب قدرے افاقہ ہے۔ احباب انکی صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔

میری اہلیہ کو دیوار گرنے کی وجہ سے بہت چوٹیں آئی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت عطاء فرمائے۔ آمین

(اللہ دتا کارکن دفتر ناظم جائیداد ربوہ)

خاص اسناد کے بارے میں اعلان

پہلے اعلان کیا جا چکا ہے کہ جو طلبہ و طالبات فضل عمر درس القرآن کلاس کے چھ سالوں میں درس القرآن کا دور ختم کر کے کامیاب ہو جائیں گے۔ انہیں نظارت کی عام اسناد کے علاوہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دستخطوں سے خاص سند بھی دی جائے گی۔

پس جو طلبہ و طالبات چھ سالوں میں شمولیت کر چکے ہیں وہ اپنے نام و پتہ سے مطلع فرمائیں تا انہیں اسناد خاص بھجوائی جا سکیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ تعلیم القرآن ربوہ)

(پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سیّد عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ، قائم مقام ایڈیٹر: شیخ خورشید احمد)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ ماہ ظہور ۱۳۵۱ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغِ اسلام کا سچّا جوش اور حقیقی لگن

جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں عرض کیا گیا تھا، اسلام ایک خالص تبلیغی مذہب ہے۔ دورِ اوّل میں بھی یہ تبلیغ کے ذریعہ دُنیا میں پھیلا اور آج بھی اُسی تبلیغی جوش اور جذبہ کی وجہ سے ہی اکنافِ عالم میں پھیل رہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو عطا فرمایا ہے۔ اس جوش اور جذبہ کے نمونہ کے طور پر ہم صرف ایک مثال عرض کرتے ہیں۔ گذشتہ دنوں انگلستان میں مقیم احمدی احباب نے ایک خاص دن غیر مسلموں کو تبلیغِ اسلام کرنے کے لئے مقرر کیا۔ اس روز وہ دن بھر تبلیغ میں مصروف رہے۔ وہاں کے ایک مبلّغِ اسلام مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد (ابن محترم مولانا ابو العطاء صاحب) اس دن کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے دلوں میں تبلیغ اسلام کا کچھ ایسا جوش اور ولولہ پیدا کیا ہے کہ ہر احمدی اس جذبہ سے سرشار نظر آتا ہے۔

اس جذبہ کو ترقی دینے اور تبلیغ اسلام کے عملی ذرائع سے آگاہ کرنے نیز احبابِ جماعت کے دلوں میں انفرادی اور اجتماعی طور پر تبلیغ اسلام کی تحریک کو تیز تر کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ امسال ۱۸ رجون کو برطانیہ میں سالِ رواں کا پہلا یوم تبلیغ منایا جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مقررہ تاریخ کو یہ دن منایا گیا اور ہر لحاظ سے نہایت کامیاب رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

مورخہ ۱۸ رجون کو پروگرام کے مطابق انگلستان کے طول و عرض میں جماعت ہائے احمدیہ کے زیر اہتمام سالِ رواں کا پہلا یوم تبلیغ نہایت وسیع پیمانہ پر منایا گیا۔ لندن میں صبح ساڑھے نو بجے احباب جماعت محمود ہال میں جمع ہو گئے جہاں محترم جناب امام صاحب کی نگرانی میں احباب کو مختلف گروپوں میں تقسیم کر کے ترتیب کے ساتھ بٹھایا گیا اور ہر گروپ لیڈر کو مشن کی طرف سے شائع کردہ لٹریچر مناسب تعداد میں دیا گیا۔ بارہ وفود تشکیل کئے گئے۔ ہر گروپ کے ممبران نے بڑے بڑے کتبات (PLAYCARDS) اُٹھائے ہوئے تھے۔ جن پر موٹے الفاظ میں ISLAM MEANS PEACE, ISLAM- A UNIVERSAL RELIGION اور اس قسم کے متعدد فقرات لکھے ہوئے تھے جو ہر دیکھنے والے کی توجہ کو کھینچنے کا موجب بنتے تھے۔ اکثر عیسائیوں کے لئے یہ نظارہ اس لحاظ سے حیرت کا موجب تھا کہ انہوں نے اس سے قبل نہ تو اسلام کے بارہ میں کبھی اس زاویہ نگاہ سے سوچا تھا اور نہ مسلمانوں کو اس طرح اپنے دین کی خاطر سرگرمِ عمل دیکھا تھا۔ اس روز بہت سے غیر از جماعت مسلمان بھی ہمارے دوستوں سے ملے اور اکثر نے تبلیغ اسلام کی خاطر اس بے لوث اور مخلصانہ خدمت کو بہت سراہا اور برملا اس امر کا اعتراف کیا کہ آپ لوگوں کو اسلام کا نام بلند کرتے دیکھ کر ہمارا سر فخر سے اُونچا ہو گیا ہے۔ ہمارے یہ بارہ وفود مسجد سے روانہ ہو کر لندن کے مختلف علاقوں میں پھیل گئے اور بارش اور سردی سے بالکل بے نیاز ہو کر صبح سے لے کر شام کے چار بجے تک انگلستان کے دارالحکومت لندن میں جو عیسائیت کا مرکز سمجھا جاتا ہے خدائے واحد کی منادی اور اسلام کی عظمت کا پرچار کرتے رہے۔ تبلیغ اسلام کے اس عملی پروگرام میں انصار، خدام اور اطفال سب نے ہی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور لندن کے گلی کوچوں میں ہر ملنے والے کو نہایت احسن رنگ میں اسلام کا لٹریچر پیش کیا۔

لندن کے علاوہ انگلستان کے باقی شہروں میں بھی جماعت احمدیہ نے یوم تبلیغ بڑے اہتمام سے منایا۔ جلنگھم میں احباب جماعت نے ۱۳۵۰ انگریزی پمفلٹ اور متعدد کتب تقسیم کیں۔ لائبریریوں میں بھی کتب رکھوائی گئیں۔ بہت سے افسران کو لٹریچر بذریعہ ڈاک ارسال کیا گیا۔ ہڈرز فیلڈ میں احبابِ جماعت نے گلی کوچوں میں اور مختلف چرچوں کے سامنے ان کی اجازت سے لٹریچر تقسیم کیا۔ بہت سے لوگوں نے اسلام سے گہری دلچسپی کا اظہار کیا اور مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ ایک مقامی اخبار میں "WHAT IS ISLAM" کے عنوان سے نمایاں طور پر اشتہار شائع کروایا گیا۔ اس طرح یہ پہلا موقع تھا کہ اس علاقہ میں قریباً ۵۰ ہزار افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ ایک لوکل اخبار نے یوم تبلیغ کی رپورٹ بھی شائع کی۔ کرائیڈن کی جماعت کے دوستوں نے بھی کرائیڈن کے سب علاقوں میں وسیع پیمانہ پر لٹریچر تقسیم کیا۔ زبانی گفتگو کی گئی اور بعد دوپہر زیرِ تبلیغ احباب کو گھروں پر مدعو کر کے اسلام کے بارہ میں مزید معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ برمنگھم میں احبابِ جماعتِ احمدیہ مسلم سنٹر میں جمع ہوئے جہاں سے انہیں چار گروپوں کی صورت میں شہر کے مختلف علاقوں میں روانہ کیا گیا۔

برسٹل میں بھی احبابِ جماعت نے لٹریچر تقسیم کیا اور بہت سے احباب کو بذریعہ ڈاک ارسال کیا۔ زیرِ تبلیغ احباب کو گھروں پر مدعو کر کے بھی اسلام کے پیغام سے روشناس کروایا گیا۔ دیگر جماعتوں میں بھی یوم تبلیغ کامیابی کے ساتھ منایا گیا۔" (ماہنامہ تحریک جدید

مندرجہ بالا رپورٹ سے کسی قدر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے افراد کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح تبلیغ اسلام کا سچا ولولہ اور حقیقی جوش عطا فرمایا ہے اور اسی کی بدولت کس طرح وہ احسن رنگ میں غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ یہ امر غور کرنے کے لائق ہے کہ آخر دُوسرے لوگ بھی یورپ جاتے ہیں۔ وہ وہاں جا کر مذہب تک کو خیر باد کہہ دیتے ہیں اور عیش و عشرت میں مشغول ہو جاتے ہیں یا پھر ان کا مطمحِ نظر زیادہ سے زیادہ دولت کمانا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل جو احمدی وہاں جاتے ہیں وہ تمام دُنیوی کام کرنے کے باوجود تبلیغ اسلام کے فریضہ کو مقدم رکھتے ہیں اور کوئی بھی موقع تبلیغ کا ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ آخر یہ فرق کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہی ہے کہ احمدی احباب کے قلوب اس زمانہ کے مامور کی جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے اسلام کی صداقت و حقانیت پر زندہ اور محکم یقین سے سرشار ہیں۔ اور اسی یقین کی بدولت اُن کے اندر دُوسروں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا سچا شوق اور جذبہ موجود ہے۔ وہ اس حقیقت پر علیٰ وجہ البصیرت ایمان رکھتے ہیں کہ اسلام پہلے بھی تبلیغ کے ذریعہ پھیلا اور آج بھی انشاء اللہ تبلیغ سے ہی ترقی کرے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں اگر مسلمان تنزّل اور ذلّت سے نکل کر پھر ترقی کرنا چاہتے ہیں اور اسلام کی شوکت کو پھر قائم کرنا چاہتے ہیں تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ مسلمان تمام باہمی اختلافات کو فراموش کر کے اپنے اپنے رنگ میں اور اپنے اپنے عقائد کے مطابق غیر مسلموں تک سچی ہمدردی اور دلی شوق کے ساتھ اسلام کا پیغام پہنچانے میں منہمک ہو جائیں۔ یہی وہ واحد ذریعہ ہے جس سے آج اسلام کامیاب ہو سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہا مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ حضور نے فرمایا کہ اسلام کی موجودہ حالت کے پیشِ نظر تمام مسلمانوں کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ کم از کم کچھ وقت کے لئے وہ اپنے تمام اندرونی جھگڑوں اور اختلافات کو فراموش کر دیں اور اپنی تمام توجہ تبلیغ اسلام کی طرف مبذول کر دیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ تحریک آج بھی قائم ہے۔ کاش تمام مسلمان بھائی بھی اس پر کان دھریں اور اس حقیقت کو سمجھ لیں کہ

اِسلام کی ترقی اور استحکام کا راز تبلیغ اور صرف تبلیغ میں ہی مضمر ہے ٭

متاعِ غم

قلبِ مضطر کی ہے تلاش مجھے
چشمِ نم کی مجھے ضرورت ہے
عیش و عشرت کا مَیں نہیں قائل
تیرے غم کی مجھے ضرورت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

47

قرآن کریم ——— ایک مکمل ضابطۂ حیات

(مکرم ملک رفیق احمد صاحب جہلمی مربی سلسلہ احمدیہ)

اللہ تعالیٰ نے نوع انسان کی دین و دنیا میں بھلائی کے لئے اپنی طرف سے ایک مکمل ضابطۂ حیات نازل کیا اور اس کامل اور اکمل ضابطۂ اور شریعت کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنی طرف سے ایسی پیش بندیاں فرمائیں کہ اس کے حروف اور معانی کو تاقیامت محفوظ کر دیا اور یہ نوعِ انسان پر اتنا بڑا احسان ہے کہ اس کا شکریہ ادا نہیں کیا جا سکتا۔ یہ وہ ہدایت نامہ ہے جسے ابدی شریعت یا ابدی انجیل کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔ جیسے مکاشفہ یوحنا میں ہے

"پھر میں نے ایک اور فرشتے کو
آسمان کے بیچ میں اڑتے دیکھا۔
جس کے پاس زمین کے رہنے والوں
کو ہر قوم اور ہر قبیلے اور ہر
اہلِ زبان اور امت کے سنانے
کے لئے ابدی انجیل تھی۔"

(مکاشفہ یوحنا ۱۴/۶)

قرآن کریم کی مثال ایک باغ کی طرح ہے جس میں مختلف قسم کے پھول اور پھل دار درخت ہوں۔ اس میں پانی کے چشمے اور رنگا رنگ کے خوبصورت پرندے ہوں جو کوئی وہاں جائے وہ اپنی پسند کے مطابق کچھ نہ کچھ پالے اگر کوئی پھل کھانے کا شوقین ہو تو اسے پھل مل جاویں۔ اگر کسی کو پھولوں سے دلچسپی ہو تو ایسے پھول حاصل ہو جائیں جو صرف دل خوش کرنا چاہتا ہو وہ بھی اس میں سیر کر کے دل خوش کر لے۔ یہی حال قرآن کریم کا بیان کیا جا سکتا ہے کہ ہر انسان کی طبیعت کے مطابق اس میں روحانی خزائن موجود ہیں۔ کم علم والے کے لئے بھی اس میں قیمتی چیزیں ہیں اور علم والوں کے لئے بھی اس میں علوم کے سمندر موجزن ہیں۔ محض تلاوت کرنے والوں کو بھی اس کے نور سے حصہ ملتا ہے اور اس کی گہرائی تک پہنچنے کی کوشش کرنے والوں کو بھی اس میں سے قیمتی جواہرات ملتے ہیں کیونکہ قرآن کریم جواہرات کی تھیلی ہے جس میں سے قیمتی اور بے بہا ہیرے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"قرآن کریم کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھل چنتا ہے پھر آگے چل کر اور قسم کا چنتا ہے۔ پس چاہیئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھاوے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶۶)

دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی مثال عمدہ غذا سے دی ہے۔ فرماتے ہیں۔

"قرآن مجید ایک ایسی غذا کی مانند ہے جو ہر طبیعت ہر مزاج کے لوگوں کے مناسب حال ہے اور یہی اس کے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۶۴)

قرآن کریم ایک نور ہے۔ اس کے نور سے اپنے سینے کو منور کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔

یعنی تم میں سے بہتر وہ شخص ہے۔ جو قرآن کریم سیکھے اور پھر بعد میں دوسروں کو سکھائے۔ یہ وہ عظیم الشان مقصد ہے جس کو حاصل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ قرآن کریم نے بھی سورۃ توبہ میں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے جو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے کوشش کرے اور تکمیل علم کے بعد اپنے وطنوں کو واپس لوٹے اور اپنے لوگوں کی تربیت کے لئے کام کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی نور سے سینوں کو منور کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ

"میں پھر اپنے دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم پر واجب ہے کہ ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت اور ہر احمدی بچہ اور ہر احمدی جوان اور ہر احمدی بوڑھا پہلے اپنے دل کو نور قرآن سے منور کرے۔ قرآن سیکھے۔ قرآن پڑھے اور قرآن کے معارف سے اپنے سینہ و دل بھرے اور معمور کرے ایک نور مجسم بن جائے قرآن کریم میں فنا ہو جائے کہ دیکھنے والوں کو اس کا وجود بس قرآن کا ہی نور نظر آتے اور پھر ایک معلم اور استاد کی حیثیت سے تمام دنیا کے سینوں کو انوار قرآنی سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو جائے۔"

(الفضل ۱۰ر اگست ۱۹۶۶ء ص۴)

جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کیا جائے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم قرآن عظیم کو ہاتھ میں لے کر اس کی باریکیوں سے اطلاع پا کر اور خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کر کے دنیا میں نکلیں اور اس نور کی روشنی سے تمام تاریکیوں کو دور کر کے دنیا کو اندھیرے سے نکال کر ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کر دیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

"قرآن کریم کا سیکھنا، جاننا اور اس کے علوم حاصل کرنا اور اس کی باریکیوں پر اطلاع پانا اور ان راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قرب الٰہی کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں اتنا ضروری ہے اس کے بغیر ہم وہ کام سرانجام نہیں دے سکتے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔"

(الفضل ۲۷ر جولائی ۱۹۶۶ء صفحہ ۳)

اس زمانہ میں جدید علوم بہت ترقی کر چکے ہیں۔ قرآن کریم ان پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ قرآن کریم اور جدید علوم یا قرآن کریم اور سائنس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ اس زمانہ میں کیسے کیسے جدید علوم پیدا ہوں گے اور خود مسلمانوں میں کیسے کیسے خیالات کے لوگ پیدا ہوں گے ان سب باتوں کا جواب خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں پہلے سے دے رکھا ہے۔ اور کوئی نئی تحقیق یا علمی ترقی نہیں جو قرآن شریعت کو مغلوب کر سکے اور کوئی صداقت نہیں کہ اب پیدا ہوگی ہو اور وہ قرآن شریعت میں پہلے ہی سے موجود نہ ہو۔

اس زمانہ میں جو لڑائیاں، فتنے اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ اس کے حل کا بھی صرف ایک ہی طریق ہے کہ قرآنی تعلیم کے مطابق ان کے حل کرنے کی کوشش کی جائے، اس کے احکام کے مطابق فیصلے اور کام کئے جائیں اور اس کی تعلیم کو دنیا میں پھیلا کر لوگوں کے دلوں میں نرمی اور رحم دلی پیدا کی جائے تا وہ دنیا میں صلح و آشتی کی فضا پیدا کر سکیں۔ قرآن کریم ہی وہ واحد کتاب ہے جس کی تعلیم امن برقرار کر سکتی ہے اور فتنہ و فسادات کی آگ کو بجھا سکتی ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ یہ لڑائیاں اور فتنے اور فسادات سوائے قرآن کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے دور نہیں ہو سکتے۔ قرآن پڑھو کا صرف یہ مطلب نہیں کہ قرآن کریم کو کھول کر تلاوت کر لی جائے۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کیا جائے اور اس کے حکمت بھرے احکام کی تمام دنیا میں اشاعت کی جائے کیونکہ یہ آگیں اس وقت تک بجھ نہیں سکتیں جب تک فطرتوں کے اندر تبدیلی پیدا نہ ہو جائے اور نہ ہی نوع انسان کی صحیح معنوں میں اصلاح نہ ہو جائے اور ان کی فطرتوں کے اندر نرم دلی اور رحم دلی نہ پیدا ہو جائے۔"

(الفضل ۷ر اگست ۱۹۴۷ء ص۳)

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم جس طرح پہلے اسلام کے ابتدائی زمانہ میں مکمل اور اکمل ترین کلام تھا وہ آج بھی اسی طرح مکمل اور اکمل ترین ہے۔ جدید علوم اور سائنس کی نئی تحقیقات کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان کر دیا ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ اس خزانہ کی تہہ میں سے قیمتی جواہرات اور موتی حاصل کرنے کے لئے انتہائی کوشش کریں تا ہم ان علوم کو حاصل کر سکیں جن کو قرآن نے اپنے مختصر مگر جامع کلام میں بیان کر دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"سائنس اور مذہب میں بالکل اختلاف نہیں بلکہ مذہب بالکل سائنس کے مطابق ہے اور سائنس خواہ کتنی ہی عروج پکڑ جاوے مگر قرآن کی تعلیم اور اصولِ اسلام کو ہرگز ہرگز نہیں جھٹلا سکتی۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۴۲۵)

دعا ہے خدا تعالیٰ ہمیں قرآن کریم پڑھنے، روحانی معارف سے فائدہ اٹھانے اور پھر دوسروں کو سکھانے کی توفیق دے تا ہم بھی ان روحانی جواہرات سے مالا مال ہو جائیں اور ہمارے دل ان جواہرات کی روشنی اور چمک سے نورٌ علیٰ نور ہو جاویں۔ (آمین)

برطانیہ میں ترکی کے سفیر سے امام مسجد فضل لندن کی ملاقات

قرآن کریم اور اسلامی مطبوعات کا تحفہ پیش کیا گیا

لندن مورخہ ۲۸ جون ۔ مکرم جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن نے برطانیہ میں ترکی کے سفیر ہز ایکسی لینسی جناب زکی کونے رالپ جی سی وی او

H.E MR ZEKI KUNERALP G.C.V.O

سے ملاقات کی ۔ ملاقات ترکی کے سفارت خانہ میں دوپہر کے وقت ہوئی مکرم جناب عطاء المجیب صاحب راشد نائب امام مسجد فضل لندن بھی اس موقع پر آپ کے ہمراہ تھے ۔

مکرم و محترم امام صاحب نے سفیر موصوف کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ پیش کیا جو آپ نے بہت محبت اور عقیدت سے وصول کیا ۔ علاوہ ازیں لندن مشن کی طرف سے شائع کی جانے والی مطبوعات کا ایک سیٹ بھی آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا ۔ لندن مشن کے قیام اور مساعی کا مختصر ذکر کرنے کے بعد محترم امام صاحب نے سفیر موصوف کو جماعت احمدیہ سے متعارف کروایا اور تفصیل سے بتایا کہ ساری دنیا کے مسلمان اور عیسائی جس مسیح کی آمد کے منتظر ہیں اس کا ظہور سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے وجود میں ہو چکا ہے ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے اور دلائل کا ذکر کرنے کے بعد خاص طور پر ان اسلامی خدمات کو بیان کیا گیا جو حضور علیہ السلام نے احیائے اسلام اور غلبۂ اسلام کی خاطر سرانجام دی ہیں ۔ اس بیان کو سن کر سفیر موصوف نے واضح طور پر اعتراف کیا کہ واقعی یہ قابل قدر خدمات ہیں اور میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ اس زمانہ میں ان اصلاحات و خدمات کی شدید ضرورت تھی ۔ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی ہے کہ آپ کی جماعت کے بانی نے ان امور کو عملی طور پر سرانجام دیا ہے

سفیر موصوف علم دوست انسان ہیں اور مذہبی امور میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں ۔ قرآن مجید اور مطبوعات وصول کرنے کے بعد آپ نے کہا کہ آپ میرے لئے یہ بہت قیمتی تحفہ لیکر آئے ہیں میں ان کتب کا بڑے شوق سے مطالعہ کرونگا

سفیر موصوف نے احمدیت کے پیغام کو بڑی توجہ سے سنا اور متعدد سوالات بھی دریافت کئے ۔ جن کے جوابات دئے گئے ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ ملاقات بہت کامیاب رہی اور مبلغین سلسلہ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت بااحسن رنگ میں پہنچانے کی توفیق ملی ۔

یہ امر احباب جماعت کیلئے دلچسپی کا باعث ہوگا کہ اس ملاقات کے چند روز بعد ملکہ برطانیہ کی طرف سے بکنگھم پیلس کے وسیع و عریض میدان میں Royal Garden Party دی گئی اس میں ہمارے مبلغین کرام نے بھی شمولیت کی ۔ اس موقع پر ترکی کے سفیر بھی تشریف لائے ہوئے تھے انہوں نے مکرم امام صاحب اور نائب امام صاحب کو دیکھکر بڑے تپاک سے مصافحہ کیا اور کہا کہ حال ہی میں آپ نے مجھے جو کتابیں بطور تحفہ دی ہیں میں ان کا مطالعہ کر رہا ہوں ۔ خدا کرے کہ قرآن عظیم کی بابرکت روشنی نہ صرف ان کے دل کو بلکہ ہمارے ترک بھائیوں کے دلوں کو بھی منور کرے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا کرے ۔ آمین ۔ (نامہ نگار)

ملک گھانا کے رسم و رواج

محترمہ خالدہ آفتاب احمد سویڈرو ۔ غانا

ملک گھانا مغربی افریقہ میں بحر اوقیانوس کے ساحل پر خط استوا سے دس درجہ اوپر واقع ہے اس ملک میں دو بڑے قبیلے آباد ہیں ایک قبیلہ کا نام اشانٹی ہے اور ایک کا نام فانٹی ۔ ہر قبیلہ سینکڑوں چیفس پر مشتمل ہے ہر دس بارہ گاؤں پر ایک چیف ہے اور ہر چیف کی ایک کابینہ ہوتی ہے جو کہ Council of Elders کہلاتی ہے ۔

جب چیف کسی خاص مجلس میں مدعو کیا جاتا ہے تو وہ اپنی روایتی شان کے ساتھ وہاں جاتا ہے ۔ یعنی ایک بہت بڑی رنگ برنگی چوبدار چھتری ساتھ ہے کہ ایک روایتی سٹول جس پر کہ چیف بیٹھتا ہے ساتھ لے جاتے ہیں اور روایتی لباس پہنتے ہیں ۔ معمولی نوعیت کے جھگڑے بھی چیف کے پاس پیش ہوتے ہیں ۔ ہر آٹھ دس چیف کے اوپر ایک پیرامونٹ چیف ہوتا ہے اس کی بھی ویسی ہی Council of Elders ہوتی ہے اور معمولی چیف سے شان و شوکت زیادہ ہوتی ہے ۔ دس پندرہ پیرامونٹ چیف کے اوپر ایک اور بڑا چیف ہوتا ہے ۔ اشانٹی قبیلہ کا سب سے بڑا چیف بادشاہ کہلاتا ہے جس کو وہ اپنی زبان میں اشانٹی ہین کہتے ہیں ۔ فانٹی قبیلہ کا سب سے بڑا چیف صدر کہلاتا ہے دونوں قبیلوں کا آپس میں روایتی اختلاف صدیوں سے چلا آرہا ہے ۔ دونوں قبیلوں کی زبان بھی مختلف ہے ۔ آزادی سے پہلے چیف کا کافی اثر و رسوخ لیکن معاشی و مادی ذرائع نقل و حمل کی ترقی کیساتھ ساتھ انکا اثر و رسوخ کم ہوتا جارہا ہے تاہم پھر بھی سیاسی زندگی میں چیف اہم کردار ادا کرتے ہیں یہاں کے لوگ بہت سادہ طبع ہیں ۔ امیر غریب کا لباس سے پتہ لگانا بڑا مشکل ہے شادی بیاہ بہت سادہ طریق سے کرتے ہیں شادی بیاہ میں یورپ کی طرح مکمل آزادی ہے یعنی لڑکا یا لڑکی اپنی بیوی یا خاوند کو خود ہی پسند کرتا ہے ماں باپ کا خاص دخل نہیں ہوتا ۔ البتہ مرگ سے متعلق کافی رسومات ادا کی جاتی ہیں ۔ جیسے ہمارے ہاں دسواں یا چالیسواں کی بڑی رسومات ہیں یہ لوگ بھی جب ان کو مالی استطاعت ہو تو ایک دن مناتے ہیں ۔ کبھی کبھی یہ دن مرگ کے چھ ماہ بعد بھی منایا جاتا ہے ۔ اس موقع پر کھانے پینے و شراب نوشی و گانے بجانے پر خوب خرچ کرتے ہیں ایسے موقعوں پر گھر کی عورتیں مہمانوں کے لئے خود کھانا پکاتی ہیں ۔ اگر کوئی اور کھانا پکائے تو بہت معیوب سمجھا جاتا ہے اور یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ گھر کی عورتوں کو کھانے پکانے کا سلیقہ نہیں آتا ۔ مذہبی آزادی بہت ہے ۔ البتہ اسلام کے فروغ میں عیسائی پادری وغیرہ کافی رکاوٹیں ڈالنے کی کوششیں کرتے ہیں ۔ مذہب کے نام پر یہاں بالکل جھگڑے نہیں ہوتے ہیں ایک ہی گھر میں مختلف قسم کے پیرو ہوتے ہیں ۔ ایک دوسرے سے مذہبی اختلاف کو بالکل برا نہیں سمجھتے ۔ تبلیغ پر کوئی پابندی نہیں ۔ البتہ عیسائی زیادہ تر سکولوں کے ذریعہ مذہب تبدیل کرواتے ہیں ۔ کیونکہ عیسائی سکولوں میں لازماً "بائیبل" پڑھنی پڑھتی ہے ۔ اور عیسائی ٹیچر بھی اپنا اثر و نفوذ استعمال کرتے ہیں اور بچوں کو باقی مذاہب کی تعلیم سے بے بہرہ رکھتے ہیں ۔ یہاں پر جھگڑا اور فساد بھی بہت کم ہوتا ہے جو لوگ ایک دوسرے سے بڑے ادب سے بولتے ہیں ۔ ہر معمولی کام کے لئے دوسرے سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایسا کر دے اگر کوئی ادب یا تمیز سے نہ بولے یعنی گڈ مارننگ یا گڈ ایوننگ نہ کہے یا Please نہ کہے تو بہت برا مناتے ہیں ۔ یہاں پر بے وقوف کہنا بھی گالی سمجھی جاتی ہے ۔ باقی مغربی افریقہ کے ملکوں کی نسبت چوری بھی بہت کم ہے ۔ عورتیں بڑی آزادی سے دن کو اور رات کو سفر کرتی ہیں بغیر کسی خدشہ کے ۔ شراب نوشی بہت ہی عام ہے ۔ البتہ سگریٹ نوشی و سینما بینی نسبتاً بہت کم ہے ۔ سبزہ بے حد ہے اور گھنے جنگل پائے جاتے ہیں صندل کی لکڑی بہت وافر ہے ۔ کئی درخت تین سو فٹ سیدھے اور لمبے ہوتے ہیں اور تیس فٹ کے برابر گھیرے میں ہوتے ہیں ۔ سوائے شمالی علاقہ کے ۔ موسم نہایت معتدل اور سارا سال ایک جیسا رہتا ہے ۔ سڑکیں و تعلیمی ادارے نہایت عالیشان ہیں ایک انگریز مورخ کا کہنا ہے کہ :

"اگر صرف عمارت سے ہی کسی یونیورسٹی کی عظمت کا پتہ لگتا ہو تو میں گھانا کی Legon یونیورسٹی کو اول قرار دوں"۔

48
Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع وجوہ تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۸۸۶

میں جنت بی بی بیوہ رحیم بخش صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن چک ۸۶ شمالی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

نقد ۱۰۰۰ روپیہ جس میں مبلغ ۲۳۰ روپے حق مہر شامل ہے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: جنت بی بی بیوہ رحیم بخش چک ۸۶ شمالی ڈاکخانہ سی پوسٹ آفس ضلع سرگودھا۔

گواہ شد: ناصر احمد معلم وقف جدید چک نمبر ۸۶ شمالی ڈاکخانہ چک ۸۸ شمالی سرگودھا۔

گواہ شد: محمد سلیمان چک ۸۶ شمالی ڈاکخانہ سی پوسٹ آفس۔ سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۰۸۸۷

میں سید شمشاد احمد ناصر ولد سید شوکت علی شاہ صاحب قوم سید پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۶/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰/- روپے جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: سید شمشاد احمد ناصر ولد سید شوکت علی صاحب محلہ دارالعلوم غربی ربوہ معرفت چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی۔

گواہ شد: ملک مبارک احمد ... جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد: ملک سیف الرحمن ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۰۸۸۸

میں نذیراں بیگم زوجہ چوہدری عطا محمد قوم ڈرائیور پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت اپریل ۱۹۶۱ء ساکن سیرانی ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

کانٹے طلائی دو انگوٹھی وغیرہ ۲ تولہ قیمت ۳۰۰/- روپے

حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۵۰۰/-

میں اپنی بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: نذیراں بیگم بمقام سیرانی ڈاکخانہ خاص براستہ بدین ضلع حیدرآباد

گواہ شد: عطا محمد خاوند موصیہ بقلم خود

گواہ شد: غلام احمد سیکرٹری بیت المال حیدرآباد ڈویژن

مسل نمبر ۲۰۸۹۰

میں ڈاکٹر فہمیدہ زوجہ ملک منیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر مبلغ دس ہزار روپے ۲۔ سیٹ طلائی مالیتی ۹۸۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: ڈاکٹر فہمیدہ منیر۔ ربوہ

گواہ شد: محمد یعقوب خان صدر محلہ دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد: منیر احمد ملک۔ خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۰۸۹۳

میں امۃ الحفیظ بیگم بیوہ میاں محمد حسین صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۱۹۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذریعہ خاوند جو وصول کر لیا ہے ایک مکان مالیتی ۳۰۰۰ جس میں میرا ۱/۴ حصہ ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ الحفیظ بیگم بیوہ محمد حسین صاحب

گواہ شد: غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ۔ موصی نمبر ۱۰۳۸۷

گواہ شد: اکبر علی سیکرٹری تحریک جدید موصی نمبر ۱۰۴۰۶

مسل نمبر ۲۰۸۹۴

میں محمد صالح ولد سیٹھ فاضل اللہ الدین صاحب قوم خوجہ پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساہیوال ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۶-۱۹۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

میری مندرجہ ذیل جائداد جو مشرقی پاکستان میں رہ گئی ہے!

۱۔ ایک عدد پختہ مکان قیمت اندازاً ۸۰۰۰۰ (یہ مکان A ۲ ۰ ۶/۴۸ چٹاگانگ)

۲۔ رہائشی پلاٹ ۴۵ مربع گز واقع E-۵۷ ڈھاکہ قیمت اندازاً ۲۰۰۰۰

۳۔ مشرقی پاکستان کے بنک میں مبلغ ۲۱۷۹۰
مشرقی پاکستان کی مختلف کمپنیوں میں حصص ۱۵۲۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۵ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد صالح دارالبیعت فرید ٹاؤن ساہیوال

گواہ شد: محمد طفیل لیکچرار گورنمنٹ کالج ساہیوال صدر مجلس موصیان ساہیوال

گواہ شد: ڈاکٹر عطاء الرحمن امیر جماعت احمدیہ ساہیوال۔ رحمان ڈسپنسری ساہیوال

مسل نمبر ۲۰۸۹۵

میں میاں عبدالکریم ولد میاں نور دین صاحب قوم راجپوت پیشہ x عمر ۷۲ سال بیعت ۱۹۱۱ء ساکن علی چک ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۱۹۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکان رہائشی تقریباً سات مرلہ مالیت ۱۰۰۰/- روپے

۲۔ زمین زرعی اراضی ۳ ایکڑ مالیت ۹۰۰۰/- روپے

۳۔ زمین زرعی اراضی ۲ ایکڑ مالیت ۱۲۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: میاں عبدالکریم صاحب علی چک ڈاکخانہ چک رجادی براستہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات

گواہ شد: خلیل احمد ولد عبدالکریم صاحب ماڈرن شو سٹور مین بازار جہلم۔

گواہ شد: مبارک احمد ولد شیخ عبداللطیف صاحب مرحوم پاکستان جنرل سٹور مین بازار جہلم

مسل نمبر ۲۰۸۹۶

میں حسینہ خاتون زوجہ محمد عبداللہ خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۵-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ مشین سلائی سنگر پرانی قیمت ۴۰۰/- روپے

۲۔ چوڑیاں طلائی دو عدد وزن دو تولہ قیمت ۳۶۰/- روپے

۳۔ بالیاں سونے کی ایک عدد وزن دس ماشہ قیمت ۱۲۰ روپے

۴۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔ روپے جیب خرچ ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: حسینہ خاتون صاحبہ

گواہ شد: محمد عبداللہ خان

گواہ شد: اسد اللہ خان طارق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افریقہ میں وقفِ عارضی

محترم مولوی بشیر احمد صاحب شمس انچارج مشن سیرالیون وقف عارضی کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"امسال موسم گرما کی رخصتوں میں پرائمری اور سیکنڈری احمدیہ سکولز کے اساتذہ نے دو ہفتے وقف عارضی کے اغراض کے لئے مشن سیرالیون کے سپرد کئے۔ چنانچہ خاکسار نے مناسب مقامات پر انہیں پوسٹ کیا۔ جس کے بفضلہ تعالیٰ بڑے اچھے نتائج برآمد ہوئے۔ ان اساتذہ میں پاکستانی اور لوکل دونوں شامل تھے۔ تعلیم و تربیت کے علاوہ پبلک لیکچرز کا بھی انتظام کیا جاتا رہا۔ اور نو افراد کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی الحمد للہ۔

ان اساتذہ کی تعداد چودہ تھی۔ انہیں مندرجہ ذیل مقامات پر متعین کیا گیا ہے۔ جورو و مضافات۔ باجے بو و مضافات۔ بو مضافات، روکوپور و مضافات، فری ٹاؤن و مضافات۔ گودرچ۔ سٹرہ۔ جونکف۔

دو پاکستانی اساتذہ نے پریس میں اور اخبار کی اشاعت کے سلسلہ میں تعاون کیا۔ جماعت سیرالیون کے جنرل سیکرٹری الحاج بونگے جو ہمارے ایک سکول کے ہیڈ ماسٹر بھی ہیں نے خاص طور پر وقف عارضی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے دو ہفتے مشن کے کام کے لئے وقف کئے جن سے دفتر میں کام لیا جاتا رہا۔ نیز ایک مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ان کی خدمات حاصل کی گئیں۔ مکرم عطاء الرحیم صاحب حامد مسجد کی تعمیر اور ایک نئے سکول کے سلسلہ میں خاص طور پر تعاون کر رہے ہیں۔"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب واقفین کی خدمات کو قبول فرمائے اور انہیں جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن۔ ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۱۲ر تبوک مطابق ۱۲ ستمبر بروز منگل بوقت صبح سات بجے دفتر وکالت دیوان تحریک جدید میں لیا جائے گا۔ داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف اے۔ بی اے۔ اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ ایسے طلباء جنہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ کے خواہش مند ہیں وہ وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا کہ ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اعلان دار القضاء

محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مفتی فضل کریم صاحب مرحوم محلہ دار الیمن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند مکرم مفتی فضل کریم صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ ایک کنال ۲/۳۱ محلہ دار النصر شرقی میں رجسٹرڈ ہے۔ پلاٹ مذکورہ بالا میرے نام منتقل فرمایا جائے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان ہیں۔ انہیں یہ پلاٹ میرے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

۱۔ فضل عظیم ۲۔ فضل محمود ۳۔ فضل نعیم پسران۔ ۴۔ امۃ النصیر دختر۔

نوٹ: اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

لاہور میں روزنامہ الفضل ربوہ کے نئے ایجنٹ

مورخہ ۲۲ر ظہور/اگست سے مکرم ملک منور احمد صاحب ایم ایس سی اور مکرم ملک سعادت احمد صاحب لاہور میں الفضل کے نئے ایجنٹ مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ جملہ احباب سے درخواست ہے کہ ان سے پورا تعاون فرمایا جائے۔

اخبار حسب سابق احباب کی خدمت میں پہنچانے کا انتظام بدستور جاری رہے گا اگر کوئی دقت پیش آئے تو احباب فون نمبر ۶۸۲۲۶ و ۶۷۶۳۱ پر مکرم ملک صاحب کو اطلاع کر دیں نیز مکرم ملک صاحب کے گھر کا پتہ حسب ذیل ہے:۔ "۵ عثمان سٹریٹ۔ اسلامیہ پارک لاہور"

(مینیجر)

مجلس خدام الاحمدیہ شہر و ضلع لاہور کی اجتماعی تربیتی کلاس

۲۶، ۲۷ اگست ۱۹۷۲ء

شہر و ضلع لاہور کے خدام بھائیوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کی سالانہ دو روزہ تربیتی کلاس بروز ہفتہ ۲۶ر ظہور ۱۳۵۱ ہش (اگست ۱۹۷۲ء) شام چار بجے مسجد احمدیہ دار الذکر میں شروع ہوگی جس کا افتتاح امیر جماعت ہائے احمدیہ شہر و ضلع لاہور محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب فرمائیں گے۔ اس تربیتی کلاس میں محترم لئیق احمد صاحب طاہر مہتمم اصلاح و ارشاد محترم شفیق احمد صاحب قیصر مہتمم تعلیم۔ محترم مولوی غلام باری صاحب سیف محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد، محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید، محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم مرزا عبد الحق صاحب صوبائی امیر شرکت فرما رہے ہیں۔ اتوار ۲۷ر ظہور کو آخری اجلاس کی صدارت کے لئے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے تشریف لانا منظور فرما لیا ہے۔

خدام بھائی موسم کے مطابق بستر اپنے ہمراہ لائیں اور اصلاح نفس کے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے جوق در جوق اس تربیتی کلاس میں شامل ہوں۔

یہ امر ملحوظ رہے کہ زیادہ حاضری والی مجلس خاص انعام کی مستحق ہوگی۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

تربیتی اجتماع انصار اللہ سمندری۔ ضلع لائل پور

مجلس انصار اللہ سمندری ضلع لائل پور کا تربیتی اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔ یہ اجتماع مورخہ ۶ ش بروز اتوار منعقد ہوا۔ مرکز سے محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب، مکرم ملک محمد رفیق صاحب مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف اور مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے شرکت فرمائی تھی۔ ان کے علاوہ مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد مربی سلسلہ مقیم سمندری اور مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی ضلع لائل پور نے شمولیت فرمائی۔ ان سب مقررین نے اپنے موضوعات پر پُر اثر خطابات سے نوازا۔ سات میں سے چھ مجالس کے ۵۰ نمائندگان تشریف لائے ہوئے تھے۔ بعد اجلاس مجالس کا جائزہ لیا گیا۔ چار مجالس کے بجٹ سالانہ موقعہ پر حاصل کئے۔ اجلاس ۱۰ بجے سے ۱ بجے دوپہر تک جاری رہا۔ بعد دعا و نماز ظہر مجلس مقامی نے کھانا پیش کیا اور اس کے بعد حاضرین کو جانے کی اجازت دے دی گئی۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ھو الشافی

PILES CURE پائلز کیور

کے متعلق ربوہ کے قریب کا ایک دیہاتی لکھتا ہے

"مستری غلام محمد مل سپرا عرض کرتا ہے کہ میں خود

بواسیر

میں مبتلا تھا اب کوئی دوا کی کسر نہیں چھوڑی ..... پائلز کیور ...... کیپسول کھا کر دیکھے تو فرزندگی مل گئی یہ بہت اکسیر ہے۔" بواسیر کے علاوہ دمہ درد دل، اور تبخیر معدہ وغیرہ کی چار خوراکی کیورز بھی نہایت کامیاب ہیں قیمت ہر کیور کی ۱۰/- خرچ ڈاک ۷۰/- مفصل رسالہ مفت۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے برادرم محترم ملک منور احمد صاحب منڈی بہاؤالدین کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم ملک محمد دین صاحب امیر جماعت احمدیہ نزگڑی کا پوتا ہے۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(ادریس احمد بٹ کراچی)

درخواست دعا

۱۔ میری نانی جان بلڈ پریشر کی وجہ سے ملتان میں سخت بیمار ہیں ان کی حالت تشویشناک ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت کاملہ عطا کرے (مبشر احمد ربوہ)

۲۔ میرے والد مکرم ملک عبد القدیر صاحب بعارضہ یرقان دو ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (خالد محمود جامعہ احمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵